***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

The Prophetic System: Principles, Evolution, and Impact on Modern Societies (A Scholarly and Research Study)

نبوی معاشرتی نظام: اصول، ارتقاء اور جدید معاشروں پر اثرات (ایک علمی و تحقیقی مطالعہ)

Mehreen Bilal, D/o Nazir Shah
MPhil Scholar, Department of Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter
(Corresponding Author)
Department of Islamic Studies
Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
khtr_nsm@yahoo.com

Abstract

The Prophetic social system introduced by Prophet Muhammad ﷺ presents a comprehensive model of justice, equity, spirituality, and social harmony. Rooted in divine revelation (Wahi), it emphasizes collective responsibility, protection of individual rights, and moral integrity across all segments of society. This system not only provided solutions to the issue of its own time but also laid down universal principal that remain timeless and relevant.

This study compares the prophetic model with modern Western societies, which are largely grounded in secularism, individualism, and materialism. The research highlights how the absence of spiritual and moral foundations in modern systems has led to social fragmentation, family disintegration, and inner human unrest. By contrast, the prophetic system strengthens familial bonds, promotes social justice, and balances individual freedom with community welfare.

The findings indicate that the implementation of Prophetic values such as mutual respect, accountability, equity, and compassion can significantly contribute to the moral revival of modern societies. This paper concludes that integrating these values into contemporary social structures is not only possible but essential for sustainable peace and coexistence in an increasingly divided world.

Keywords: *Prophetic social system, Islamic Society, Modern Societies, Social Justice in Islam, Western Individualism, Divine Revelation (Wahi), Moral Values in Islam, Spiritual Crisis, Comparative Social Systems, Sustainable Society.*

تعارف

اسلامی تعلیمات کا دائرہ محض عقائد و عبادات تک محدود نہیں بلکہ فرد، خاندان، اور معاشرے کی تعمیر و تطہیر کا ایک مکمل اور جامع نظام بھی فراہم کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے عرب کے جاہل، وحشی اور طبقاتی معاشرے کو ایک ایسا ماڈل سوسائٹی بنا دیا، جس کی بنیاد ایمان، عدل، مساوات، رحم، قربانی اور اخلاق حسنہ پر رکھی گئی۔ آپ ﷺ کا معاشرتی ماڈل وقت کے ہر دور کیلئے قابل عمل ہے۔

جدید دنیا بظاہر ترقی یافتہ ضرور ہے مگر اخلاقی، روحانی اور معاشرتی لحاظ سے بے سکونی، بے سمتی اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ان حالات میں نبوی معاشرتی نظام کی اہمیت اور افادیت پہلے سے کہیں زیادہ نمایاں ہو چکی ہے۔ یہ مضمون اسی تناظر میں نبوی معاشرتی اصولوں کا تفصیلی جائزہ لیتا ہے اور ان کے جدید دنیا پر اثرات کا تقابلی و تحقیقی تجزیہ پیش کرتا ہے۔

معاشرت کی اسلامی تعریف اور نبوی تصور

"معاشرت" عربی زبان کے لفظ "عشر یعشر" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: باہم رہنا، تعلق رکھنا، ایک دوسرے سے برتاؤ کرنا۔ اسلام میں معاشرت کا مطلب صرف ساتھ رہنا نہیں بلکہ انصاف، محبت، خدمت، صلہ رحمی اخلاقی قدروں کے ساتھ زندگی بسر کرنا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے معاشرت کو محض ظاہری تعلقات سے بلند کر کے روحانی، اخلاقی اور دینی اقدار سے جوڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ، وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي﴾ [1]

"تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے ساتھ بہترین سلوک کرے، اور میں تم سب سے بڑھ کر اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہوں"۔

نبوی معاشرتی نظام کی بنیادیں

نبوی معاشرتی نظام پانچ اہم ستونوں پر قائم ہے:

1۔ توحید پر مبنی وحدتِ انسانی

اسلام کا اولین عقیدہ توحید ہے، جو تمام انسانوں کو ایک رب کا بندہ قرار دیتا ہے۔ یہی تصور نسلی، طبقاتی اور لسانی تفریق کو ختم کرتا ہے۔ نبوی دور میں قبائلی تعصب کی جڑیں کاٹ دی گئیں۔

2۔ عدل و انصاف

آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ وہ کمزوروں پر حد قائم کرتے اور طاقتوروں کو چھوڑ دیتے"۔ [2]

آپ ﷺ نے اپنے قریبی عزیز کو بھی عدل سے بالاتر نہ سمجھا۔

3۔ مساوات

حجۃ الوداع کا خطبہ مساوات کی ایک دائمی مثال ہے:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے"۔ [3]

4۔ رحم و شفقت

نبوی معاشرت محبت اور ہمدردی سے لبریز ہے۔ بچوں، عورتوں، بزرگوں، غلاموں اور جانوروں تک کے ساتھ حسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی۔

5۔ مشاورت و اجتماعیت

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [4] ۔

"اور معاملات میں ان سے مشورہ کیا کرو"

نبوی عہد میں اصلاحِ معاشرہ کی حکمتِ عملی

نبی کریم ﷺ نے عرب کے بگڑے ہوئے، قبائلی اور عورت دشمن معاشرے کو کس تدریج سے مثالی معاشرہ بنایا، یہ سیرت کا سب سے روشن باب ہے۔

1۔ عورت کے مقام کا احیاء

عرب میں بیٹیوں کو زندہ دفن کیا جاتا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا:

﴿من عال جاريتين حتى تبلغا جاء يوم القيامة انا وهو كهاتين﴾ [5]

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں، وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا جیسے میں اور وہ، (اور آپ ﷺ نے دو انگلیاں ملائیں)"۔

غلاموں کے حقوق اور رہائی

آپ ﷺ نے غلاموں کو بھائیوں جیسا درجہ دیا اور فرمایا:

﴿اِنَّا اِخوانكم خَوَلُكُم جَعَلَهُمُ اللهُ تَحتَ اَيدِيكُم، فَمَن كَانَ اَخُوهُ تَحتَ يَدِهِ فَلْيُطعِمهُ مِمَّا يَاكُلُ، وَلْيُلبِسهُ مما يَلبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُم مَا يَغلِبُهُم، فَاِن كلفتموهم ما يغلِبُهُم فاعينُوهُم﴾ [6]

"تمہارے غلام بھی تمہارے بھائی ہیں، اگرچہ اللہ نے انہیں تمہاری ماتحتی میں دے رکھا ہے۔ اس لئے جس کا بھی کوئی بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے اور ان پہ ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے ۔ لیکن اگر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالو تو پھر ان کی خود مدد بھی کر دیا کرو۔"

3۔ یتیموں، مساکین، اقلیتوں کے تحفظ

یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرنا باعثِ ثواب قرار دیا گیا، اور غیر مسلموں کے ساتھ بھی عدل کی تاکید فرمائی:

﴿اَلَامَن ظَلَمَ مُعَاهِدا اَوِانتقَصَه او كلفه فَوقَ طَاقَتِهِ اَو اَخَذَ مِنهُ شَيئًا بِغَيرِ طِيبِ نَفس فَاَنَا حَجِيجهُ يَومَ القِيَامَةِ﴾ [7]

"سنو! جس نے کسی ذمی پر ظلم کیا یا اسکا کوئی حق چھینا یا اسکی طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ ڈالا یا اس کی کوئی چیز بغیر اس کی مرضی کے لے لی تو قیامت کے دن میں اسکی طرف سے "وکیل" ہوں گا"

جدید معاشرتی نظام، خدوخال، چیلنجز اور نبوی نظام کے ساتھ تقابل

1۔ جدید معاشرتی نظام کی فکری بنیادیں

جدید دنیا کا معاشرتی نظام، بالخصوص مغربی تہذیب، سیکیولرازم، ہیومینزم، مادہ پرستی، اور لبرل ازم جیسے فلسفوں پر قائم ہے۔ ان نظریات نے دین کو ذاتی معاملہ، اور اخلاق کو نسبتی حقیقت قرار دے دیا ہے۔

اس نظام میں فرد کو مرکز کائنات سمجھا جاتا ہے، اور اجتماعی خیر، روحانیت یا وحی کو سماجی زندگی سے جدا کر دیا گیا ہے۔ نتیجتاً:

* اخلاقیات کا کوئی عالمگیر معیار باقی نہیں رہا۔
* مادہ پرستی اور مفاد پرستی غالب آگئی۔
* روحانیت کو فرسودہ تصور کیا جانے لگا۔

"فرد کی آزادی" کا تصور حد سے بڑھا تو خاندانی نظام، باہمی روابط، اور انسانی ہم آہنگی متاثر ہو گئی۔

2۔جدید معاشروں کی اہم سماجی خصوصیات

(الف) خاندانی نظام کا زوال

* مغرب میں نکاح کم ہوتا جارہا ہے۔
* غیر شادی شدہ زندگی عام ہے۔
* بچوں کی پرورش اجتماعی اداروں کی طرف منتقل ہے۔
* والدین اور اولاد میں فاصلے۔
* طلاق کی شرح بہت بلند ہے۔

(ب) جنسی بے راہ روی اور "فری لائف اسٹائل"

* مرد وزن کا اختلاط بلا حدود
* LGBTQ جیسے رجحانات
* اخلاقی گراوٹ اور روحانی خلا

(ج) سوشل میڈیا کا مصنوعی معاشرہ

* حقیقی تعلقات کا خاتمہ۔
* ظاہری نمائش، ذہنی دباؤ۔
* والدین، استاد اور خاندانی اکائی کے اثر میں کمی۔

3۔جدید انسانی حقوق کا تصور اور اسلام

مغربی دنیا انسانی حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، مگر ان حقوق کی بنیاد خالص انسانی خواہش اور قانون سازی پر ہے، جو:

* متغیر ہوتی ہے۔
* کسی خدائی ہدایت یا مطلق اخلاقی اصول سے آزاد ہے۔

اسلام کا تصورِ حقوق

اسلام میں حقوق وحی پر مبنی ہیں، جن کی بنیاد ہے:

* اللہ کی بندگی
* انسان کی تکریم (وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ)
* عدل و احسان
* صلہ رحمی، امانت داری، صدق

4۔جدید دنیا میں طبقاتی و معاشی تقسیم

بظاہر ترقی کے باوجود:

* امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ بڑھ گیا۔
* تعلیم، صحت اور مواقع میں تفریق۔

* سرمایہ دارانہ نظام نے معاشی غلامی پیدا کر دی

"اشرافیہ کے لئے قانون نرم، عوام کے لئے سخت" یہی ظلم نبوی معاشرتی انقلاب کے ذریعے مٹایا گیا تھا۔

5۔ تقابلی جائزہ: نبوی اور جدید معاشرتی نظام

جدید مغربی نظام	نبوی نظام	پہلو
مادہ پرستی، فرد پرستی	وحی، تقویٰ، مساوات	بنیاد
کمزور، آزادی پر زور	مضبوط، باہمی فرائض	خاندانی ڈھانچہ
نسبتی (سوسائٹی پر مبنی)	مطلق (وحی پر مبنی)	اخلاقیات
آزاد خود مختار فرد	عبدِ خدا	انسان کی حیثیت
روحانیت تقریباً غائب	بنیادی ستون	روحانیت

6۔ خلاصہ

نبوی نظام میں **انسانی فطرت، روحانیت، اخلاق، خاندان اور عدل** کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جبکہ جدید معاشرہ صرف دنیاوی کامیابی اور مادی ترقی پر زور دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مغرب آج دولت مند ہونے کے باوجود:

* ذہنی امراض کا شکار ہے

* خاندانی بحران میں مبتلا ہے

* روحانی بے سکونی پھیلی ہوئی ہے

نبوی معاشرتی نظام کے جدید دنیا پر اثرات

1۔ نبوی نظام کے فکری اور اخلاقی اثرات

نبی کریم ﷺ نے جو معاشرتی اصول متعارف کروائے، وہ صرف ساتویں صدی کے عرب کے لئے مخصوص نہ تھے، بلکہ عالمگیر انسانی فطرت سے ہم آہنگ ہونے کے باعث وقت کے ہر قوم اور دور پر اثرانداز ہوئے۔ یہ اصول جیسے:

* مساوات انسانی

* عدل وانصاف

* عورت، غلام، یتیم، اقلیتوں کے حقوق

* مشاورت، خدمتِ خلق، اور باہمی حقوق

یہ سب آج کے جدید قوانین اور سوشلسٹ تحریکوں میں بھی کسی نہ کسی صورت میں داخل ہو چکے ہیں۔

2۔ مغربی مفکرین کی آراء اور اعترافات

متعدد غیر مسلم اسکالرز نے نبوی نظام کی خوبیوں کا اعتراف کیا ہے:

(الف) مائیکل ہارٹ: اپنی مشہور کتاب

A Ranking of the most influential Person in History: میں لکھتے ہیں:

"محمد ﷺ نہ صرف مذہبی بلکہ دنیاوی میدان میں بھی کامیاب ترین انسان ہیں"[8]

(ب) مہاتما گاندھی:

"مجھے یقین ہے کہ اگر اسلام کو اس کی اصل شکل میں نافذ کیا جائے، تو یہ دنیا کا بہترین معاشرتی نظام بن سکتا ہے"

(ج) برنارڈ شا:

"اگر محمد جیسے شخص کو دنیا کی حکومت سونپ دی جائے تو وہ دنیا میں عدل و انصاف کو بحال کر سکتا ہے"[9]

3۔ مسلم دنیا میں نبوی نظام کی جھلکیاں

اگرچہ آج مسلم دنیا مختلف سیاسی اور معاشی نظاموں کی گرفت میں ہے، تاہم کئی جگہوں پر **نبوی معاشرتی اصولوں کی عملی جھلک** دیکھی جا سکتی ہے:

پاکستان: آئین میں مساوات، اقلیتوں کے حقوق، خواتین کے تحفظ سے متعلق دفعات

سعودی عرب: حدود، نکاح و طلاق کا نظام، وراثت کے اسلامی قوانین

ترکی، انڈونیشیا، ایران: خاندان، اخلاق، زکوٰۃ، صلہ رحمی جیسے معاشرتی تصورات

4۔ مدینہ کی فلاحی ریاست اور جدید ریاستیں

نبی کریم ﷺ کی قائم کردہ مدینہ کی ریاست کو **فلاحی ریاست** کا اولین ماڈل قرار دیا جا سکتا ہے، جس کی بنیادیں تھیں:

* مساوات (ہر شہری کو برابر حقوق)

* مفت علاج، تعلیم، بیت المال

* اقلیتوں کو تحفظ

* خواتین کو باعزت مقام

* حکمران کی احتساب پذیری

اسی ماڈل کو دیکھتے ہوئے جدید دنیا میں:

* اسکینڈینیوین ریاستیں (ناروے، سویڈن)

* فلاحی ادارے

* سوشل ویلفیئر سسٹمز

سامنے آئے، جو بظاہر سیکولر ہیں مگر ان کے بنیادی تصورات میں اسلامی رنگ جھلکتا ہے۔

5۔ جدید عالمی تحریکوں پر اثر

نبوی نظام نے صرف مسلمانوں کو ہی نہیں، بلکہ دنیا بھر کے سوشل ریفارمز کو بھی متاثر کیا ہے:

* **حقوقِ نسواں کی تحریک** (اسلام نے 1400 سال قبل عورت کو مکمل انسان تسلیم کیا)

* **اینٹی ریسزم تحریک** (نبوی تعلیمات میں نسل پرستی کی نفی واضح ہے)

* **یتیم و مساکین کی کفالت** (اسلامی معاشرے کا بنیادی شعار ہے)

* **ماحول کا تحفظ** (درخت کاٹنے سے منع کرنا، صفائی کا خیال رکھنا، جانوروں پر رحم کرنا)

6۔اسلامی اقدار کی عالمی سطح پر واپسی

آج کے دور میں:

* خاندانی نظام کی واپسی کی کوششیں

* حجاب کی قبولیت

* اسلامی بینکاری

* روحانیت اور سادگی کی طرف جھکاؤ

یہ سب در حقیقت نبوی اصولوں کی واپسی کے آثار ہیں[10]۔

مسلم معاشروں میں نبوی اصولوں کا نفاذ، چیلنجز اور امکانات

1۔ مسلم دنیا میں معاشرتی بحران

اگرچہ مسلمان نبی کریم ﷺ کی امت ہیں، لیکن بدقسمتی سے آج مسلم معاشروں میں:

* اسلامی تعلیمات سے عملی دوری

* فرقہ واریت، تعصب اور جاہلیت کی باقیات

* غیر اسلامی ثقافتی رسومات کا غلبہ

* خواتین کے حقوق کی پامالی

* اقلیتوں اور یتیموں کے ساتھ عدم ہمدردی

۔۔۔جیسی صورتحال نظر آتی ہے، نظری طور پر مسلمان، مگر عملی طور جاہلی رویے غالب ہیں۔

2۔ مغرب کی نقالی اور شناخت کا بحران

نوآبادیاتی اثرات اور میڈیا کے ذریعے:

* نوجوان نسل مغرب کو ترقی کا پیمانہ سمجھنے لگی

* لباس، طرز زندگی، رشتے، تعلیم اور اخلاق مغرب زدہ ہو گئے

* خاندانی نظام کمزور ہوتا گیا

* انفرادی آزادی نے اجتماعی اخلاقیات کو نگل لیا

یہ سب کچھ اس وقت ہو رہا ہے جب ہمارے پاس نبوی معاشرتی نظام کی زندہ مثال اور کامل رہنمائی موجود ہے

3۔ مذہبی تعلیمات سے دوری

* اسلامی معاشرت کے اصول عوام کی زندگی سے غائب ہوتے جا رہے ہیں

* مساجد، مدارس اور علماء کا دائرہ محدود ہو چکا ہے

* نکاح، طلاق، والدین کی خدمت، ہمسایہ حقوق، وراثت جیسے معاملات دین سے کاٹ دیئے گئے ہیں[11]

﴿وقال الرسول يا رب ان قومی اتخذوا هذا القرآن مهجورًا﴾[12]

"اور کہا رسول ﷺ نے: اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ دیا۔"

4۔ اصلاحی تحریکوں کا کردار

الحمد للہ، بعض تحریکی، دعوتی اور فکری کوششیں اب بھی جاری ہیں۔ جماعتِ اسلامی، تحریک اصلاحِ معاشرہ، دعوتِ اسلامی، تبلیغی جماعت وغیرہ۔ اس کا فوکس ہے:

* معاشرتی شعور
* دینی اقدار کی ترویج
* خاندان کا تحفظ
* سیرت نبی ﷺ کی تعلیمات عام کرنا

لیکن یہ تحریکیں معاشرتی سطح پر پائیدار اثر چھوڑنے میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتیں، جب تک:

* ریاستی سرپرستی نہ ہو
* تعلیمی نظام اصلاحی نہ بنے
* ذرائع ابلاغ دین کا ترجمان نہ ہوں

5۔ جدید اسلامی ریاست کا تصور اور امکانات

نبوی نظام کو آج کی دنیا میں مؤثر انداز میں لانے کے لئے:

* اسلامی ویلفیئر اسٹیٹ کا ماڈل اپنانا ہو گا (مدینہ کی طرز پر)
* قانون سازی قرآن و سنت کی روشنی میں ہو
* تعلیم، میڈیا اور عدلیہ میں اصلاحی بیانیہ غالب ہو
* عالمی سطح پر اسلام کی پرامن، فطری، اور انسانی تصویر پیش کی جائے

یہ سب ممکن ہے اگر اہل علم، اہل سیاست اور اہل دعوت مل کر کام کریں اور امت فرقوں اور قوموں میں تقسیم ہونے کے بجائے سیرتِ نبوی ﷺ پر متحد ہو۔

خلاصہ

مسلم دنیا کے پاس ایک مکمل مثالی معاشرتی ماڈل موجود ہے مگر:

* جب تک اس پر عمل نہ ہو
* جب تک تعلیم و تربیت میں اسے شامل نہ کیا جائے
* جب تک سیاست اور معیشت دین سے ہم آہنگ نہ ہوں

تب تک کوئی حقیقی اسلامی معاشرت تشکیل نہیں پا سکتی۔

نتائج، سفارشات اور حوالہ جات

1۔ مرکزی نتائج

* نبوی معاشرتی نظام خاصتاً وحی الٰہی اور سیرتِ طیبہ ﷺ پر مبنی ایک مکمل، فطری اور قابلِ عمل نظام ہے۔
* یہ نظام عدل، مساوات، رحم، اور اجتماعیت جیسے بنیادی اصولوں پر قائم ہے۔

* جدید معاشرتی نظام بظاہر ترقی یافتہ نظر آتا ہے، مگر روحانیت، اخلاق اور انسانی ہم آہنگی سے خالی ہے۔

* جدید دنیا میں بھی نبوی اصول کسی نہ کسی صورت میں داخل ہو چکے ہیں (حقوقِ انسانی، ویلفیئر ریاست، خواتین کے حقوق وغیرہ)

* مسلم دنیا میں عملی نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ تعلیمی، ثقافتی اور سیاستی انحراف ہے۔

* نبوی معاشرتی ماڈل آج کے عالمی بحران کا واحد متوازن اور پائیدار حل فراہم کرتا ہے۔

2۔ سفارشات

1۔ تعلیمی ادارے

* نصاب میں سیرت النبی ﷺ کے معاشرتی پہلوؤں کو مستقل شامل کیا جائے۔

* یونیورسٹی لیول پر "اسلامی معاشرتی نظام" کو الگ مضمون بنایا جائے۔

2۔ علماء و دینی ادارے

* عوامی دروس و خطابات میں معاشرتی تربیت پر زور دیا جائے

* نکاح، طلاق، وراثت اور ہمسایہ حقوق جیسے موضوعات عام کیے جائیں

3۔ حکومت اور ریاست

* میڈیا، قانون اور پالیسیاں سیرت النبی ﷺ ہم آہنگ کی جائیں

* زکوٰۃ، بیت المال اور فلاحی اداروں کو فعال کیا جائے

4۔ والدین و اساتذہ

* بچوں کی تربیت سیرتِ رسول ﷺ کے عملی ماڈل کے مطابق ہو

* گھر میں اسلامی معاشرتی اقدار کو نافذ کیا جائے

5۔ نوجوان نسل

* سوشل میڈیا کے بجائے سیرت و اخلاق کی روشنی میں تعلقات قائم کریں

* فیشن، شہرت یا مغربی ماڈلز کے بجائے اسلامی اقدار کو ترجیح دیں

3۔ اختتامیہ

اس تحقیق سے یہ بات کھل کر سامنے آئی کہ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف عرب بلکہ تمام انسانیت کو ایک جامع اور عدل پر مبنی معاشرتی نظام عطا فرمایا۔ آج کی دنیا جو:

* مادہ پرستی، تنہائی، ذہنی دباؤ اور خاندانی بگاڑ۔۔۔ جیسے بحرانوں کا شکار ہے۔ وہ صرف اسی صورت میں امن پا سکتی ہے جب:

"وہ سیرتِ طیبہ ﷺ کو صرف تاریخ نہیں بلکہ موجودہ حل کے طور پر اپنائے"[13]

"اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید
اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید"

حوالہ جات:

---

[1] سنن ترمذی: 3895، کتاب المناقب

[2] صحیح البخاری، کتاب الادب، صحیح بخاری:4304

[3] مسند احمد:23489

[4] سورۃ آل عمران:159

[5] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، صحیح مسلم:2631

[6] صحیح بخاری:2545

[7] ابو داؤد:3052

[8] The 100 – Michael H. Hart

[9] Bernard shaw : The Genuine Islam (1936)

[10] سیرۃ خاتم النبیین ﷺ۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی

[11] اسلام کا معاشرتی نظام۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ

[12] سورۃ الفرقان:30

[13] الرحیق المختوم۔ صفی الرحمان مبارکپوری